از عدالتِ عظمیٰ

کمشنر آف کامرشل ٹیکس آندھرا پردیش، حیدرآباد و دیگر

بنام

جی سیتھو مدھاوا راؤ و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 17 جنوری 1996

[کے راماسوامی، بی ایل ہنسریا اور ایس بی مجمودر، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

اے پی اسٹیٹ اینڈ سبورڈینیٹ سروس رولز / اے پی کمرشل ٹیکس سبورڈیٹ سروس رولز:

قاعدہ 5/22-ایس سی / ایس ٹی کے لیے ریزرویشن-ریزرویشن کا ترقی قاعدہ-نہ صرف ابتدائی بھرتی پر لاگو-نیز ترقیوں میں جہاں ریاست کی رائے ہے کہ ریاست کے تحت درجہ یا ملازمت کے درجے میں پروموشنل عہدوں میں ایس سی / ایس ٹی کی مناسب نمائندگی نہیں ہے۔

آئین ہند 1950:

آرٹیکل 14، 16(1) اور 16(4)-ایس سی / ایس ٹی-ریزرویشن کا اصول-ترقی میں ریزرویشن بھی شامل ہے۔

جنرل منیجر، جنوبی ریلوے بنام رنگاچاری، [1962] 2 ایس سی آر صفحہ 586؛ ریاست کیرالہ بنام این ایم تھامس و دیگراں، [1976] 1 ایس سی آر صفحہ 906؛ اکھل بھارتیہ سوشت کرماچاری سنگھ (ریلوے) بنام یونین آف انڈیا و دیگراں، [1981] 1 ایس سی سی 246 اور اندرا ساہنی و دیگراں بنام یونین آف انڈیا و دیگراں، [1992] ضمیمہ 3 ایس سی آر 217، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2523

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document

.1996

او اے نمبر 5158، سال 1992 میں آندھرا پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے مورخہ 2.12.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے کے رام کمار۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

اگرچہ جواب دہندگان کو نوٹس جاری کیا گیا ہے لیکن وہ ذاتی طور پر یا وکیل کے بذریعے پیش نہیں ہو رہے ہیں۔

ہم نے اپیل گزاروں کے قابل وکیل شری رام کمار کو سنا ہے۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل آندھرا پردیش کے انتظامی ٹریبونل کے حکم سے پیدا ہوتی ہے جو 2 دسمبر 1992 کو او اے نمبر میں منظور کیا گیا تھا۔ ٹریبونل نے متنازعہ حکم میں کہا ہے کہ اگرچہ اسسٹنٹ کمرشل ٹیکس افسران وغیرہ کی آسامیاں جی او محترمہ نمبر 107 مورخہ 30 جنوری 1962 اور جی او محترمہ نمبر 81-ریونیو مورخہ 3 فروری 1990 میں جاری کردہ آئین کے آرٹیکل 309 فقرہ کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت چلتی ہیں، لیکن اے پی اسٹیٹ اینڈ سبورڈیٹ سروس رولز کا قاعدہ 22 منتقلی اور ترقی کے ذریعے بھرتی پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔ نتیجتاً، حکومت مذکورہ بالا خدمات پر اس اصول کو لاگو کرنے میں جائز نہیں تھی۔ ٹریبونل کی طرف سے لیا گیا نظریہ میدان کے انعقاد کے خصوصی قوانین کے پیش نظر درست نہیں ہے۔

اے پی کمرشل ٹیکس سبورڈینیٹ سروس رولز (خصوصی قواعد) کا قاعدہ 5 اس طرح پڑھتا ہے:

"خصوصی نمائندگی: سوائے اس کے کہ جہاں تک اس کا تعلق جسمانی طور پر معذور افراد سے ہے، خصوصی نمائندگی کا قاعدہ (عام قاعدہ 22) براہ راست بھرتی کے ذریعے تجارتی ٹیکس افسران کی تقرری اور منتقلی کے ذریعے ان کی تقرری پر الگ سے لاگو ہوگا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document

ریاستی اور ماتحت خدمات کے قواعد کا قاعدہ 22، جو کہ عام قاعدہ ہے، جو صرف اس معاملے کے مقصد کے لیے متعلقہ ہے، اس طرح پڑھتا ہے:

"22. خصوصی نمائندگی: کسی سروس، کلاس یا زمرے میں تمام تقرری-

(i) براہ راست بھرتی کے ذریعے، سوائے اس کے کہ جہاں حکومت اس سلسلے میں کسی عام یا خصوصی حکم کے ذریعے کی گئی ہو، سوائے اس طرح کی خدمت، طبقے یا زمرے کے۔

(ii) براہ راست بھرتی کے علاوہ، جہاں خصوصی قواعد یہ بتاتے ہیں کہ تقرریوں کے ریزرویشن کا اصول اس طرح کی خدمت، طبقے یا زمرے پر لاگو ہوگا؛ مندرجہ ذیل بنیادوں پر بنایا جائے گا۔

بشرطیکہ مزید یہ کہ بھرتی کے سال میں کیری فارورڈ خالی آسامیاں اور موجودہ مخصوص خالی آسامیاں استعمال کے لیے دستیاب ہوں گی یہاں تک کہ اگر متعلقہ گریڈ یا عملہ کی کل تعداد میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کی مجموعی نمائندگی بالترتیب درج فہرست ذاتوں کے لیے (15 فیصد) اور (6 فیصد) درج فہرست قبائل کے لیے ریزرویشن کے مقررہ فیصد تک نہیں پہنچی ہے تو ایسی مخصوص خالی آسامیوں کی کل تعداد اس سال بھری گئی خالی آسامیوں کے (52 فیصد) سے زیادہ ہو۔

خصوصی قواعد کا قاعدہ 5 مذکورہ بالا خدمات میں تقرریوں کے لیے ریاست کے قاعدہ 22 اور ماتحت خدمات کے قواعد (عمومی قواعد) کے اطلاق کا تصور کرتا ہے۔ اس سے پہلے یہاں نکالی گئی قاعدہ 22 کی متعلقہ توضیح میں کہا گیا ہے کہ بھرتی کے سال میں آگے کی خالی آسامیاں اور موجودہ مخصوص خالی آسامیاں استعمال کے لیے دستیاب ہوں گی یہاں تک کہ اگر متعلقہ گریڈ یا عملہ کی کل تعداد میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کی مجموعی نمائندگی 15 فیصد (بعد میں بڑھا کر 16 فیصد) اور درج فہرست قبائل کے لیے 6 فیصد (بعد میں بڑھ کر 7 فیصد) کے ریزرویشن کے فقرہ یہ فیصد تک نہیں پہنچی ہے، جیسا کہ معاملہ ہو۔

جنرل منیجر میں، ساؤتھم ریلوے بنام رنگاچاری، [1962] 2 ایس سی آر پی۔ 586، آئینی بنچ نے اکثریت کے مطابق فیصلہ دیا تھا کہ ملازمت سے متعلق معاملات کا مطلب محض تقرری کے عمل سے پہلے کے معاملات نہیں ہو سکتے اور نہ ہی کسی عہدے پر تقرری کا مطلب محض ابتدائی تقرری ہو

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سکتا ہے لیکن اس میں ملازمت سے متعلق تمام معاملات شامل ہونے چاہئیں چاہے وہ ملازمت سے پہلے یا اس کے بعد کے ہوں جو یا تو اس طرح کے ملازمت سے اتفاقی ہوں یا اس کے قیود وضوابط کا حصہ ہوں اور اس میں منتخب تقرری پر ترقی بھی شامل ہو۔ اس اصول کو ریاست کیرالہ بنام این ایم تھامس ودیگراں ، [1976] 1 ایس سی آر پی 906 میں اس عدالت کے 7 ججوں کی بنچ نے دہرایا تھا۔ اکھل بھارتیہ سوشت کرمچاری سنگھ (ریلوے) بنام یونین آف انڈیا دیگراں،[1981]1 ایس سی سی 246 میں اکثریت کے مطابق اس کی پیروی کی گئی۔ اس طرح اس عدالت کی طرف سے یہ تشریح کی گئی کہ تقرری میں ترقی شامل ہو گی۔

درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے ریزرویشن کو باقی بھارتیہ برادری ودیگراں کے برعکس درجہ بند کیا گیا ہے تاکہ ریاست کے تحت خدمات میں مناسب نمائندگی کے مقصد سے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کو مساوی مواقع کا بنیادی حق فراہم کیا جا سکے۔ اندرا ساہنی ودیگراں بنام یونین آف انڈیا و دیگراں میں،[1992] ضمیمہ 3 ایس سی آر 217، نو ججوں پر مشتمل ایک بڑی بنچ فی اکثریت، جس میں جسٹس اے ایم احمدی، جسٹس (جیسا کہ وہ اس وقت تھے) نے اس معاملے پر حصہ نہیں لیا کیونکہ یہ براہ راست اس میں فیصلے کے لیے پیدا نہیں ہوا تھا، کہا کہ آرٹیکل 16(4) کے تحت تقرری یا عہدے کا ریزرویشن صرف ابتدائی تقرری تک محدود ہے اور ترقی کے معاملات میں ریزرویشن فراہم کرنے تک نہیں بڑھا سکتا۔ تاہم، اس عدالت نے فیصلے کی تاریخ یعنی 16 نومبر 1992 تک کی گئی ترقیوں کو برقرار رکھا اور کہا کہ جہاں بھی خصوصی قواعد میں ترقی کے ذریعے تقرری میں ریزرویشن فراہم نہیں کیا گیا ہے، اسے اس تاریخ سے 5 سال کے اندر کرنے کی اجازت ہے۔ پارلیمنٹ نے آرٹیکل 16 میں 77 ویں آئین (ترمیم ایکٹ) 1995 کے ذریعے ترمیم کی جو 17 جون 1995 سے نافذ ہوا جس میں آرٹیکل 16 کی شق 4 اے کو شامل کیا گیا جو اس طرح پڑھتا ہے:

"اس آرٹیکل میں کچھ بھی ریاست کو ریاست کے تحت خدمات میں کسی بھی طبقے یا طبقات کے عہدوں پر ترقی کے معاملات میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے حق میں ریزرویشن کے لیے کوئی التزام کرنے سے نہیں روکے گا، جن کی ریاستوں کی رائے میں ریاست کے تحت خدمات میں مناسب نمائندگی نہیں ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پارلیمنٹ نے آئین میں ترمیم کرکے اور آرٹیکل 16 (4اے) متعارف کرواکر اندرا ساہنی کے معاملے میں اس عدالت کی تشریح کے مطابق اس بنیاد کو ہٹادیا ہے کہ تقرری میں واضح توضیعات بناکر ترقی شامل نہیں ہے کہ جب ریاست یہ رائے بناتی ہے کہ درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل کے ارکان کو کسی بھی خدمت میں یا ریاست کے تحت خدمت میں کسی بھی طبقے یا طبقات کی مناسب نمائندگی نہیں ہے، تو ریاست کو ترقی کے ذریعے ریزرویشن کے لیے توضیعات بنانے کا اختیار حاصل ہے۔ آرٹیکل 16 (1) ریاست کو ایسا التزام کرنے سے نہیں روکتا۔ اندرا ساہنی کے معاملے میں بھی اس عدالت نے اس بات کا اعادہ کیا کہ آرٹیکل 16 (1) کے تحت مساوات کا حق درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل پر یکساں طور پر لاگو ہوتا ہے اور آرٹیکل 16(4) اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ ریزرویشن آرٹیکل 16(1) کے تحت مساوات کی اسکیم کا حصہ ہے۔ آرٹیکل 16(4اے) یہ ثابت کرے گا کہ رنگاچاری، تھامس اور کرمچاری سنگھ کے مقدمات میں دی گئی تشریح کو پارلیمانی منظوری ملی۔ اس طرح یہ واضح ہوگا کہ قانون کے اصول کے طور پر، ریزرویشن کی حکمرانی نہ صرف ابتدائی بھرتی پر بلکہ ترقی میں بھی لاگو ہوسکتی ہے جہاں ریاست کی رائے ہے کہ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کو ریاست کے تحت درجہ یا درجوں میں ترقی کے عہدوں پر مناسب نمائندگی نہیں ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ عام قواعد کا قاعدہ 22 براہ راست بھرتی کے ذریعے تقرری کے لیے ریزرویشن فراہم کرتا ہے۔ آئینی پیرامیٹرز اور اس عدالت کے ذریعے قانون کی تشریح کے مطابق، آرٹیکل 16(1)، 16(4اے) کے تحت ریزرویشن میں ترقی میں بھی ریزرویشن شامل ہوگا۔

مذکورہ بالا کے پیش نظر، ٹریبونل کا یہ موقف کہ قاعدہ 22 صرف براہ راست بھرتی کے لیے لاگو ہوگا اور ترقی کے ذریعے تقرری کے لیے نہیں، غیر قانونی ہے۔

اپیل کو اسی کے مطابق منظور کیا جاتا ہے، لیکن حالات میں، بغیر کسی قیمت کے۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document